بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

قصیدۃ البردۃ کے مصنف شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید المصری البوصیریؒ بوشہر کے رہنے والے ایک بزرگ تھے ۶۰۸ھ ہجریہ میں پیدا ہوئے اور ۶۹۵ھ ہجریہ میں واصل ملک بقا ہوئے۔ اپنے زمانہ کے اساتذہ میں ان کا شمار تھا۔ انکی شہرت زیادہ تر نعتیہ قصائد کی وجہ سے تھی۔ دیگر قصیدوں کے علاوہ انکے تین قصیدے بہت مشہور ہیں۔ ان میں ایک قصیدۂ بردہ ہے۔ دوسرا قصیدہ ہمزیہ اور تیسرا قصیدۂ ذخر المعاد ہے۔ جو عرب کے مشہور شاعر اور قرن اوّل کے مسلم الثبوت استاد کعب بن زہیر کے قصیدہ بانت سعاد کی معارضت میں لکھا گیا ہے۔ یہ تینوں قصیدے نعتیہ ہیں۔

اس قصیدے کی تصنیف کا سبب یوں بیان کیا جاتا ہے کہ مصنف لقوے کے عارضے میں مبتلا ہوئے نصف بدن ناقابل حرکت ہو گیا اور یہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے نہ حکما کی مسیحائی چلی نہ چارہ سازوں کی چارہ سازی یہانتک کہ خود بھی صحت سے نا امید ہو گئے۔ بالآخر ہادی غیب نے دل میں ڈالی کہ اب اس بارگاہ کا قصد کرو کہ جہاں کا سائل کبھی بے نیل مرام واپس نہیں پھرا چنانچہ اپنی خداداد شعر گوئی کو ترجمان بنایا اور دربار نبوی کے دربر جا اڑے۔ اپنے اس ترجمان کے وسیلے سے عرض حال شروع کی اور ایک مدت تک اس قصیدے کا ورد کیا۔ بالآخر دریائے رحمت رحمۃ للعالمین جوش میں آیا

ایک رات انہوں نے شہنشاہ ہر دو سرا کو خواب میں دیکھا آپ نے انکے مفلوج جسم پر دست شفا پھیرا اور انہیں ایک چادر اوڑھا دی۔ اس پر از بشارت خواب کو دیکھتے ہی جب بیدار ہو کر اٹھے معلوم کیا تو نہ انہیں لقوہ تھا اور نہ وہ چلنے پھرنے سے معذور۔ چنانچہ اس قصیدے کا نام "قصیدۃ البردۃ" رکھا گیا۔

یوں تو اس قصیدے کی عربی، انگریزی اور اردو میں شرحیں لکھی جا چکی ہیں مگر کسی نے اردو نظم میں اسکا ترجمہ نہیں کیا۔ اردو زبان نے چند صدیوں میں جو وسعت پیدا کر لی ہے اور کم و بیش ہندوستان کے ہر خطے میں جو اسکا چلن دن بدن بڑھتا جا رہا ہے وہ محتاج بیان نہیں اور یہ امر مسلم ہے کہ ہر زبان میں عوام کو جو لطف اور دلچسپی نظم سے حاصل ہوتی ہے وہ نثر سے حاصل ہونی ناممکن ہے اردو کے ساتھ ساتھ عربی کا شوق بھی عوام کے دلوں میں پیدا ہو۔ اس خیال سے میں نے اپنی بساط کے موافق اس ترجمے میں کوشش کی ہے۔

ایسی خدمتوں کے صلے میں بارگاہ نبوی سے جو کچھ امید ایک گناہگار کر سکتا ہے اگر میں بھی ویسی ہی امیدیں کروں تو بیجا نہ ہوگی خود مصنف بھی ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ   ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ
اس عمر کے گناہ سے میں مدح کر کے انکی   طالب ہوں عفو کا جو شعر و خدم میں گذری

کیا میں اور کیا میری ہستی! کہاں تصنیفات اور کہاں میں ناچیز! چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ مگر اہل وطن کی عیب پوش طبیعتوں اور جوش انگیز طبیعتوں سے امید ہے کہ میری بے بضاعتی کو ملحوظ رکھتے ہوئے میری ہمت بڑھائیں گے اور میری غلطیوں کو مقتضائے بشریت پر محمول کر کے مجھے مطلع فرمائیں گے۔ تاکہ میرا دل کھلے اور میں اس میدان میں اپنی امید کے مطابق جولان کر سکوں۔

اخیر میں میں اپنے اُن کرم فرما مشفقوں کا تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے اس ناچیز خدمت کے انجام دینے میں میری مدد فرمائی۔ سب سے پہلے میں اُن صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے مجھے اس خدمت کی طرف ترغیب دی۔ زاں بعد جناب افصح الفصحا اشعر الشعرا ذاکر اہل بیت نبوی جناب استاذی ابو القلم السید منیر الحسن منیر زیدی الواسطی زاد مجدہٗ۔ جناب علامہ مولوی ڈاکٹر زاہد علی صاحب (مولوی فاضل۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ۔ ڈی مدرس عربی نظام کالج حیدر آباد دکن) اور جناب فاضل منشی نصیر میاں صاحب (مدرس فارسی گورنمنٹ ہائی سکول سورت) کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ ان مشفقوں نے اس ترجمے کا قبل از طبع مطالعہ فرما کر مجھ پر از حد کرم فرمایا ہے۔ معاً یہ کہ دینا بھی ضروری ہے کہ میری جسمانی و روحانی بنا جس محسن کی کرم فرمائیوں پر قائم ہے۔ میری ہستی کا صحیح معنی میں جو باعث ہے۔ جس کے دور اندیشانہ اور مشفقانہ برتاؤ کا میں نتیجہ ہوں اُس مجسم نیکی یعنی اپنے عم بزرگوار فخر الدین مدظلہ العالی کے احسانات ہی کا باعث ہے جو میں اپنے میں اتنی ہمت پاتا ہوں کہ اپنی ناچیز خدمت کو اہل علم کے سامنے پیش کروں

وَهَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝

چنانچہ اس ناچیز خدمت کو اہلِ وطن اور خصوصاً اہلِ علم کے سامنے پیش کر کے منظرِ قبول کا امیدوار ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

المُلتمس الحقیر

تفضل ابن الفاضل المقدس فضل حسین الشمسی المورمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدۃ البردۃ مع ترجمہ منظومہ

أمن تذكر جيران بذي سلم ... مزجت دمعا جرى من مقلة بدم

یارانِ ذی سلم کا تجھ کو خیال آیا ... جو اشک بہم کر دیا ہے خوں میں ملایا

أم هبت الريح من تلقاء كاظمة ... أو أومض البرق في الظلماء من إضم

یا سمت کاظمہ سے اس دم ہوا چلی ہے ... ظلمت میں یا کہ بجلی چمکی سوئے اضم ہے

فما لعينيك إن قلت اكففا همتا ... وما لقلبك إن قلت استفق يهم

آنکھوں میں تیری کیا ہے تھمتے نہیں جو تھمتی ... اور دل سے بیخودی کیوں تیرے نہیں نکلتی

أيحسب الصب أن الحب منكتم ... ما بين منسجم منه ومضطرم

عاشق کا یہ گماں ہے مخفی رہے گی الفت ... جب آنکھ بہ رہی ہو اور دل میں ہو حرارت

لولا الهوى لم ترق دمعا على طلل ... ولا أرقت لذكر البان والعلم

ہوتی نہ گر محبت رونا کھنڈر پہ تو کیوں؟ ... سرو اور اضم کی تو میں راتیں نہ جاگتا یوں

فكيف تنكر حبا بعد ما شهدت ... به عليك عدول الدمع والسقم

انکار عشق سے پھر تو کر سکیگا کیسے ... اشک اور مرض یہ دونوں عادل گواہ ہیں تیرے

---

۱ مدینے کے قریب ایک مقام ہے ۱۲ ۲ ایک موضع ہے ۱۲ ۳ حوالی مدینہ میں ایک پہاڑ ہے ۱۲

نوٹ:- ذی سلم، کاظمہ، اضم وغیرہ مقامات عموماً مدائح نبوی کی تشبیب میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ غزل کا ان مقامات کے ذکر سے شروع کرنا ہر بات کا لطیف اشارہ ہے کہ یہ قصیدہ مدح نبوی میں لکھا جائیگا علم البدیع میں اسے براعۃ الاستہلال کہتے ہیں۔

وأثبت الوجد خطي عبرة وضنى	مثل البهار على خديك والعنم
ڈالی ہیں رخ پہ تیرے آنسو کی لاغری کی	اُلفت نے دو لکیریں عنم[1] و بہار[2] جیسی
نعم سرى طيف من أهوى فأرقني	والحب يعترض اللذات بالألم
ہاں! یاد آ کے شب کو محبوب نے جگایا	غم درمیان لذت دائم ہے عشق لانا
يا لائمي في الهوى العذري معذرة	مني إليك ولو أنصفت لم تلم
سن میرا عذر ناصح[3] عذری[4] سا کیوں ہوں عاشق	انصاف گر کرے تو ہوں میں نہ دم کے لائق
عدتك حالي لا سري بمستتر	عن الوشاة ولا دائي بمنحسم
آگاہ میری حالت سے تو ہے دشمنوں سے	مخفی ہیں سر ابھی اور لا دوا مرض ہے
محضتني النصح لكن لست أسمعه	إن المحب عن العذال في صمم
سچ ہے تیری نصیحت میں کب ہوں لیک سنتا	ناصح کی سب سے ہے عاشق ہمیشہ بہرا
إني اتهمت نصيح الشيب في عذلي	والشيب أبعد في نصح عن التهم
ناصح بنا بڑھاپا دی میں نے اس کو تہمت	تہمت سے دور ہے وہ کرتا ہے جب نصیحت
فإن أمارتي بالسوء ما اتعظت	من جهلها بنذير الشيب والهرم
افسوس نفسِ امارہ[5] کی تھی یہ جہالت	منذر[6] ہوا بڑھاپا لیکن نہ لی نصیحت

[1] ایک نازک ڈالیوں والا درخت ہے جو اپنی سرخی کے لئے ضرب المثل ہے اکثر معشوق کی انگلیوں کو اس درخت کی شاخوں سے تشبیہ دیتے ہیں ۱۲ [2] بہار ایک پودا ہے جو فصل ربیع میں پیدا ہوتا ہے اسکا پھول اپنی زردی کیلئے ضرب المثل ہے

[3] ناصح عربی لفظ "لائم" کے مترادف معنی میں مستعمل ہوتا ہے ۱۲

[4] "عذرہ" یمن میں ایک قبیلہ ہے ان کا عشق اس قدر راسخ اور سچا ہوتا ہے کہ اکثر عاشق تاب ہجر نہ لا کر مرجاتا ہے۔ عذری میں یائے نسبتی ہے اور مراد اس سے تشبیہ ہے یعنی میرا عشق ایسا ہی راسخ ہے جیسا بنو عذرہ کا ۱۲

[5] امارہ بالسوء یعنی "برائی کے لئے حکم کرنے والا"۔ امارہ بالسوء وہ نفس ہے جو انسان کو ہمیشہ برے کام کی ترغیب دلاتا ہے ۱۲ [6] منذر یعنی "ڈرانے والا"۔

ولا أعدّت من الفعل الجميل قرى

جب روا رکھے کی نہیں میہمانی کے

ضيفٍ ألمّ برأسي غير محتشم

پیری آئی سینہ تکلف جو میرے سر آکے

لو كنت أعلم أني ما أوقره

گر جانتا میں تو پیری کی کرتا توقیر

كتمت سراً بدا لي منه بالكتم

بالوں کا رنگ دیکھے بھید اپنا میں چھپاتا

من لي بردّ جماحٍ من غوايتها

گمراہی سے اسکی باز اس کو کوئی رکھے

كما يردّ جماح الخيل باللجم

تا روکیں جیسے گھوڑا لگام سے ہے

فلا ترم بالمعاصي كسر شهوتها

مت قصد کر کہ توڑے شہوت گناہ کر کے

إنّ الطعام يقوّي شهوة النهم

بھوکے کی اشتہا تو بڑھتی طعام سے ہے

والنفس كالطفل إن تهمله شبّ على

مانند طفل ہے یہ گر دودھ اسے پلائے

حبّ الرضاع وإن تفطمه ينفطم

تا عمر وہ پئے گا چھوڑے گا گر چھڑائے

فاصرف هواها وحاذر أن تولّيه

پس روک لے ہوا کو اور کر نہ اسکی طاعت

إنّ الهوى ما تولّى يُصمِ أو يَصِمِ

قابو ہوا ہوئے تو وہ پہنچائیگی ذلت

وراعها وهي في الأعمال سائمة

اعمال حسن کرتے وہ بھی پہ نگاہ رکھ

وإن هي استحلت المرعى فلا تسم

میدان جو وہ چاہے چرنے نہ اس کو دینا

كم حسّنت لذة للمرء قاتلة

مہلک خوشی یہ دل سے انسان کا بھاتا

من حيث لم يدر أنّ السمّ في الدسم

جسطرح ہیں زہر جیسے دھوکے سے ہے کھلاتا

واخش الدسائس من جوع ومن شبع

نفس کے شر سے بھوک اور کھانے کے ڈر ہمیشہ

فربّ مخمصة شرّ من التخم

نقصان بھوک کے بدہضمی سے ہیں زیادہ

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ ۔ مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

اُس چشم سے ہو گریاں پُر ہے حرام سے جو ۔ پرہیز کو ندامت کے پھر ہمیشہ کر تو

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا ۔ وَإِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

شیطان و نفس کی تو ہرگز نہ کر اطاعت ۔ تہمت ہی اُن کو دینا گر وہ کریں نصیحت

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا ۔ فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

حاکم بنیں ترے وہ جھگڑیں اگر وہ تجھ سے ۔ اُنکی نہ مان۔ واقف مکروں سے اُن کے تو ہے

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ ۔ لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمِ

بخشے خدا مرے اس قول بلا عمل کو ۔ دی میں نے گویا نسبت اک بانجھ سے نسل کو

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لَكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهِ ۔ وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ

کہتا ہوں تجھ سے نیکی۔ کر اور میں ہوں قاصر ۔ میں کج رہوں اور تجھ سے سیدھا ہو۔ کیوں کہوں پھر

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً ۔ وَلَمْ أُصَلِّ سِوَى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ

مرنے سے قبل نفلوں کا کچھ لیا نہ توشہ ۔ چھوڑے نماز و روزے سب فرض کے علاوہ

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَا الظَّلَامَ إِلَى ۔ أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ

چھوڑی ہے اُنکی سُنّت جو شب کو جاگتے تھے ۔ یاں تک کہ مشتکی تھے دونوں قدم ورم کے

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهُ وَطَوَى[۱] ۔ تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتْرَفَ الْأَدَمِ

جو بھوک کے سبب سے پیٹ اپنا باندھتے تھے ۔ نازک کمر جو اپنی کستے تھے پتھروں سے

۱؎ مذکور ہے کہ آنحضرت صلعم عبادت میں اس درجے منہمک رہتے تھے کہ آپ اپنا معمولی کھانا بھی فراموش فرما دیا کرتے تھے۔ اور اکثر یہ حالت ہو جاتی تھی کہ آپ کو شدتِ جوع کی وجہ سے عبادتِ الٰہی میں خلل واقع ہونے کے ڈر سے شکمِ مبارک پر پتھر کی سل باندھنی پڑتی تھی۔ آپ کی یہ ریاضتِ شاقہ اُس وقت تک برابر جاری رہی جب تک کہ آپ پر آیہ شریفہ (طٰهٰ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى) نازل نہ ہوئی۔ یعنی ڈرانے

وراودته الجبال الشم من ذهب … عن نفسه فأراها أيما شمم

زر [illegible] کے اونچے پہاڑ نے دی … حضرت نے پر دکھائی اپنی عصمت نفسی

وأكدت زهده فيها ضرورته … إن الضرورة لا تعدو على العصم

غربت نے دو ان کو مضبوط کر دیا تھا … معصوم ہیں وہ کیونکر قابو ضرورت پاتی

وكيف تدعو إلى الدنيا ضرورة من … لولاه لم تخرج الدنيا من العدم

[illegible] کیونکر ان کو غربت دنیا کے سمت لائے … جن کے سبب عدم سے دنیا وجود پائے

محمد سيد الكونين والثقلين … والفريقين من عرب ومن عجم

دونوں جہاں کے مالک جن و بشر کے آقا … لاریب آپ محمدؐ عرب و عجم کے داتا

نبينا الآمر الناهي فلا أحد … أبر في قول لا منه ولا نعم

ہیں وہ نبی ہمارے آمر ہیں اور ناہی … امر اور نہی میں ہے بہتر نہ ان سے کوئی

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ ہمارے رسول جنہیں قرآن اس لئے نہیں اُتارا کہ تم اس قدر مشقت اٹھاؤ" اگر آپ سے سوال کیا جاتا کہ یا حضرت جب پروردگار پاک نے آپ کے گذشتہ و آئندہ سب گناہ بخش دئے ہیں تو پھر آپ اس قدر محنت کیوں برداشت فرماتے ہیں تو آپ جواب میں فرماتے تھے "کیا مجھے ایک شکرگذار بندہ نہیں ہونا چاہیئے" ۱۲

ؔلہ ذکر ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل پیغمبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اے محمدؐ خدائے پاک سلام و درود کے بعد فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو تمام دنیا کے پہاڑ سونے کے بن جائیں اور ہمیشہ آپ کے ساتھ جہاں آپ چاہیں جایا کریں۔ حضرت نے جواب دیا کہ اے جبرئیل دنیوی دولت کی ہوس صرف اُسی شخص کو ہو سکتی ہے جسے آخرت میں کچھ بہتری کی امید نہ ہو ۱۲۔

سلہ آنحضرتؐ کا زہد ضرب المثل ہے آپکی آمدنی کا زیادہ تر حصہ ہمیشہ حاجتمندوں ہی میں خرچ ہوتا تھا کیونکہ امداد میں صرف ہوتا تھا ۱۲

ؔسہ دوسرے مصرع میں حدیث قدسی (لولاك لما خلقت الافلاك) کی طرف اشارہ ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے محمدؐ اگر آپ کا وجود مقصود نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو ہرگز پیدا نہ کرتا۔

ؔسہ جزیرہ نمائے عرب کے رہنے والے عموماً اور امصار عرب کے رہنے والے خصوصاً "عرب" کہلاتے ہیں ۱۲

ؔھ عرب کے سوا تمام ممالک کے باشندوں کو عربی لغت میں "عجم" کہتے ہیں ۱۲

هو الحبيب الذي ترجى شفاعته — لكل هول من الاهوال مقتحم

ایسے حبیب وہ ہیں جن کی شفاعتوں کی — آئے اچانک آفت تب ہے امید رہتی

دعی الی اللہ فالمستمسکون بہ — مستمسکون بحبل غیر منفصم

رب کی طرف بلاتے تھے وہ بس اُن کے پیرو — پکڑے ہیں ایسا رستا ہرگز نہ منقطع ہو

فاق النبیین فی خلق و فی خلق — ولم یدانوہ فی علم ولا کرم

اخلاق و حسن میں ہیں سب انبیا پہ فائق — علم و کرم میں کوئی اون کو ہوا نہ لاحق

وکلھم من رسول اللہ ملتمس — غرفا من البحر او رشفا من الدیم

حضرت سے انبیا سب پاتے ہیں اسطرح سے — دریا سے ایک چلو اک گھونٹ یا جیا بارش سے

وواقفون لدیہ عند حدھم — من نقطۃ العلم او من شکلۃ الحکم

حضرت کے روبرو ہیں اپنی جگہ کھڑے سب — اور وے علم و حکمت ہر ایک کا ہے منصب

فھو الذی تم معناہ وصورتہ[1] — ثم اصطفاہ حبیبا باری النسم

معنی میں اور صورت میں جب کمال پایا — خالق نے چن لیا تب اُن کو حبیب اپنا

منزہ عن شریک فی محاسنہ — فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

کوئی حسین نہ ہوگا اور آپ سا ہوا ہے — اوروں میں حسن ان کا ہرگز نہیں بٹا ہے

دع ما ادعتہ النصاری فی نبیھم[2] — واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم

چھوڑ اسکو کہتی ہے جو عیسیٰ کو اُن کی اُمت — پھر جس طرح سے چاہے تو کر نبی کی مدحت

[1] معنی و صورت بمعنی باطن و ظاہر ۱۲

[2] یہ بات عام طور سے مشہور ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ کو نصاریٰ خدا کا بیٹا خیال کرتے ہیں ۱۲

فانسب الى ذاته ما شئت من شرف
تو جتنے بھی شرف کرے تو ان سے نسبت

وانسب الى قدره ما شئت من عظم
حضرت کی قدر سے جو چاہے لگا دے عظمت

فان فضل رسول الله ليس له
فضل رسول حق کی حد کوئی بھی نہیں ہے

حد فيعرب عنه ناطق بفم
طاقت نہیں بشر کی کہ جس میں زبان کھولے

لو ناسبت قدره آياته عظما
رتبہ تھا جیسے عالی ہوں کر معجزے ایسے

احيا اسمه حين يدعى دارس الرمم
بوسیدہ ہڈیوں کو نام ان کا زندگی دے

لم يمتحنا بما تعيى العقول به
اس سے نہ آزمایا حیراں ہوں جس سے عقلیں

حرصا علينا فلم نرتب ولم نهم
از روئے لطف جس میں ہم حیراں ہوں اور شک میں

اعيى الورى فهم معناه فليس يرى
ان کی سمجھ سے سارا عاجز جہاں ہوا ہے

في القرب والبعد منه غير منفحم
نزدیک و دور کوئی ایسا نہیں جو سمجھے

كالشمس تظهر للعينين من بعد
جوں مہر دور سے ہے چھوٹا دکھائی دیتا

صغيرة وتكل الطرف من امم
لیکن قریب سے وہ آنکھوں کو ہے تھکاتا

حارت عقول الورى في كنه حكمته
عقلیں جہاں کی حیراں ان کی معرفت میں

فيه عبارا انما التعبير للحلم
ان کے بیاں میں گویا خوابوں کی ہے تعبیر

فما رأيت بعيدا من حقائقها
ہرگز نہیں عبارت کچھ اس سے ملتی جلتی

ولا قريبا اليها غير منعجم
یا اجنبی مگر وہ نہ سمجھ سے گویا ہو

وكيف يدرك في الدنيا حقيقته
کس طرح پائے دنیا میں ان کی اصلیت کو

قوم نيام تسلوا عنه بالحلم
خوابیدہ قوم خوابوں سے ہو تسلی جن کو

فمبلغ العلم فيه انه بشر ۔ وانه خير خلق الله كلهم

بس جانتے ہیں اتنا حضرت بھی آدمی ہیں ۔ مخلوق کوئی ان سے بہتر نہیں جہاں میں

وكل آي اتى الرسل الكرام بها ۔ فانما اتصلت من نوره بهم

رسل کرام نے ہیں جو معجزے دکھائے ۔ نور حضور سے وہ ان انبیا نے پائے

فانه شمس فضل هم كواكبها ۔ يظهرن انوارها للناس في الظلم

سورج فضیلتوں کے حضرت ہیں وہ ہیں تارے ۔ ظلمت میں جو جہاں کو انوار ہیں دکھاتے

حتى اذا طلعت في الكون عم هدا ۔ ها العالمين واحيت سائر الامم

سورج طلوع تا کہ عالم میں ہو گیا جب ۔ عالم کے لی ہدایت جی اٹھیں امتیں سب

اكرم بخلق نبي زانه خلق ۔ بالحسن مشتمل بالبشر متسم

کیا خوب ان کی خلقت اور خلق اسکی زینت ۔ شامل تھا حسن جسکے خندہ روئی تھی عادت

كالزهر في ترف والبدر في شرف ۔ والبحر في كرم والدهر في همم

گل جیسے تازگی میں اور چاند سے شرف میں ۔ دریا ہیں وہ کرم کے ہمت میں دہر وہ ہیں

كانه وهو فرد في جلالته ۔ في عسكر حين تلقاه وفي حشم

ہوتے ہیں گو اکیلے شان جلال یہ ہے ۔ ساتھ ان کے لاؤ لشکر سمجھے ملے جو ان سے

كانما اللؤلؤ المكنون في صدف ۔ من معدني منطق منه ومبتسم

گویا کہ سیپ میں ہیں رکھے چھپا کے موتی ۔ دو معدنوں ہیں انکی ہنسنے کی بولنے کی

لا طيب يعدل تربا ضم اعظمه ۔ طوبى لمنتشق منه وملتثم

اعلی خوشبوؤں سے تربت نبی کی مٹی ۔ مژدہ اسے ہے جسنے سونگھی ہو یا ہو چومی

سلہ واصل شاعر نے دندان مبارک کو موتیوں سے تشبیہ دی ہے ۱۲

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ ... يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

مولد نے اُن کے ظاہر کیا نسب کی بزرگی ... کیا خوب ہے ابتدا سے اور انتہا سے ان کی

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ ... قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

ایرانیوں نے اُس دن یہ فال لے لیا تھا ... فقر و فنا و آفت سے خوف نے اُنہیں ڈرایا

وَبَاتَ إِيوَانُ كِسْرَى وَهْوَ مُنْصَدِعٌ ... كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرَى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

اُس رات پھٹ گیا تھا کسریٰ کا محل جیسے ... بکھرا اسد کی خاطر اُس کا گروہ اُس سے

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ ... عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتش کو یہ اسف تھا دم اپنا توڑ لی تھی ... چشمہ بھی رنج و غم سے بھولا تھا راہ اپنی

وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا ... وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِينَ ظَمِي

ساوہ کو تھی شکایت غائب ہے جھیل میری ... جاتا ہے ہو کے غصے پیاسا جو آئے کوئی

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ ... حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

پانی میں جو نمی تھی آئی وہ آگ میں تھی ... گرمی جو آگ میں تھی پانی میں غم سے وہ تھی

۱ مروی ہے کہ آنحضرت صلعم کی ولادت کی شب کو کسریٰ شہنشاہ فارس کے محل کی دیوار شق ہو گئی تھی
مصرعۂ ثانیہ میں فتح ایران کی طرف اشارہ ہے۔ جو آج تک بھی مسلمانوں کے قبضے میں ہے ۱۲

۲ ایرانیوں کی مقدس آگ جو ہزار برس سے برابر روشن تھی اور جسے پجاری ہر گھڑی
اس کی پرستش کیا کرتے تھے۔ آنحضرت کی پیدائش کی ساعت یکایک ہمیشہ کے لئے بجھ گئی
نہر فرات نے بھی اسی ساعت سے بہنا موقوف کیا بالآخر کبھی کہیں تو راستہ بدل گئے ۱۲

۳ ایک ساوہ طہران اور ہمدان کے مابین واقع ہے۔ اس خطے میں تقریباً چھ میل لمبی ایک
جھیل تھی جس کے کنارے ہزاروں گرجا میں اور باغات تھے۔ آنحضرت صلعم کی پیدائش
کے وقت یہ جھیل بھی سوکھ گئی اور تمام باغات خیرہ برباد و ویراں ہو گئے۔

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ	وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَمِنْ كَلِمِ
۱ دیتے تھے جن ندا ہیں انوار تھے چمکتے	حق ہو رہا تھا ظاہر معنی سے بولنے سے
عَمُوا وَصَمُّوا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ	تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ
اندھے تھے اور بہرے اعلان بشارتوں کے	جوں سن سکے نہ برق انداز دیکھ پائے
مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ	بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ
۲ حالانکہ کاہنوں نے قوموں سے کہہ دیا تھا	اب اُن کا دین باطل قائم نہیں رہیگا
وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِي الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ	مُنْقَضَّةٍ وَفْقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ
دیکھے تھے آسماں سے گرتے تھے جو ستارے	جسطرح سے زمیں پر بت گر گئے تھے سارے
حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمًا	مِنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُو اِثْرَ مُنْهَزِمِ
یہانتک کہ سارے شیطاں اک دوسرے کے پیچھے	رستے سے تھے وحی کے سب ایک ساتھ بھاگے
كَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ	اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَاحَتَيْهِ رُمِيْ
۳ وہ بھاگتے ہیں گویا تھا ابرہہ کا لشکر	دشمن تھے یا وہ جنپر مٹھی سے پھینکے پتھر

۱ آنحضرت صلعم کی ولادت کی شب کو جبل حجون اور جبل بوقبیس پر جنات آپ کی پیدائش کی منادی کرتے ہوئے سنے گئے تھے۔ نیز شب میلاد کو عجیب وغریب روشنیاں دیکھنے میں آئی تھیں عبدالرحمن بن عوف کی والدہ سے روایت ہے کہ بعد ولادت جب آنحضرت کو میں اپنی گود میں لئے ہوئے تھی میں نے کسی شخص کو اپنے اوپر رحمت بولتے سنا۔ پھر اُس نے مجھے ایک ایسی روشنی دکھلائی جو مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی تھی۔ اُس روشنی میں میں نے روم کے محل تک دیکھ لئے۔

۲ آنحضرت صلعم کی ولادت کے قبل عرب کہانت کے بہت معتقد تھے۔ جنات کاہنوں کے زیر حکم آسمان پر چڑھ کر باہمی مخفی راز سنتے اور اپنے مالک سے کہتے۔ اُن رازوں کو کاہن بطور پیشنگوئی کے لوگوں سے کہا کرتے۔ آنحضرت کی ولادت کے بعد یہ سلسلہ بالکل منقطع ہو گیا۔ اگر کوئی جن قدرت کے راز سننے کے لئے آسمان کا قصد کرتا تو انگاروں سے مار بھگایا جاتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کہانت مفقود ہو گئی۔

۳ رسول اللہ صلعم کی ولادت کے سال والی یمن ابرہہ نے اپنے کئی ہزار جوانوں اور ہاتھیوں کی جمعیت کے ساتھ بیت اللہ الحرام کو ڈھانے کی غرض سے مکہ معظمہ پر چڑھائی کی لیکن خدا نے ابابیل کو اُن پر مسلط کر کے اپنے

نَبَذْنَ بِهِ بَعْدَ تَسْبِيحٍ بِبَطْنِهِمَا — نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

پھینکتے تھے جب یہ تسبیح شکم میں کرتے تھے — ماہی سے جوں نکلے یونس کو جو تھے نگلے

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ إِنَّ لَهُ — قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

انکار کر نہ ان کے وحی خواب سے ان کا — سوتی ہیں جب آنکھیں دل بیدار ان کا

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ — وَلَا نَبِيٌّ عَلَى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

ہے وحی یہ نہ ہیں حاصل کوئی کسب سے — یا متہم بھی ہوں اس نبی سے

كَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ — وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

بیمار کو شفا دی دست شفا لگا کے — گردن سے پاگلوں کی حلقے جنوں کے توڑے

وَأَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ — حَتَّى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْأَعْصُرِ الدُّهُمِ

ان کی دعا سے سبز سوکھا برس ہوا تھے — جیسے کہ دن سے تارا چمکا سیوں میں کالے

بِعَارِضٍ جَادَ أَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا — سَيْبٌ مِنَ الْيَمِّ أَوْ سَيْلٌ مِنَ الْعَرِمِ

برسا کے وادیوں میں بادل سے یوں کہ سمجھے — تو آب بحر یا سیلاب ہے عرم سے

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ طبری کی روایت ہے کہ ابابیل ولشکر ابرہہ دو چونچوں میں اور ایک ایک پنجوں میں لئے تھی ابابیل نے لشکر پر برسائی تھی۔ جسے کنکر لگتا وہ ہلاک ہوتا۔ چنانچہ ابرہہ بری طرح پسپا ہوا۔ مصرعہ ثانیہ میں جنگ بدر کے مشہور واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ دوران جنگ میں ایک مٹھی ریت حضرت ﷺ نے دشمنوں کی طرف پھینکی۔ کوئی دشمن ایسا نہ تھا جسکی آنکھ میں یہ ریت نہ گئی ہو۔ گھبرا کر دشمنوں نے راہ فرار اختیار کی ۱۲

لہ مراد یہ ہے کہ کنکریوں نے دست مبارک میں تسبیح و تہلیل کی تھی۔ دوسرے مصرعہ میں قصہ حضرت یونس کی طرف اشارہ ہے۔ آپ کو ایک مچھلی نگل گئی تھی۔ شکم ماہی میں آپ نے تسبیح و تہلیل کی اور بارگاہ رب العزت میں اپنی خطا کی معافی کے خواستگار ہوئے۔ دریائے رحمت ایزدی جوش میں آیا اور مچھلی کو حکم ہوا کہ آپ کو کنارے پر لا کر چھوڑ دے

سکہ عرب ان گھوڑوں کو جنکی پیشانی پر سفید داغ ہوں نہایت سعید سمجھتے ہیں۔ یہاں چمکتے تارے سے مراد سفید داغ ہے ۱۲

سکہ عرم یمن کے مشہور شہر سبا کے قریب ایک تالاب تھا جس میں شہر کے استعمال کے لئے پانی اکٹھا کیا جاتا تھا۔ ... اس شہر کو ان کے غرور اور تکبر کی سزا دینے کے لئے مشیت الٰہی سے تالاب کے بند ٹوٹ گئے اور سیلاب عظیم آیا جس میں آبادی کا بڑا حصہ برباد ہو گیا ۱۲

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً	تَمْشِي إِلَيْهِ عَلَىٰ سَاقٍ بِلَا قَدَمِ
سلہ حضرت نے جب بلایا آئے درخت جھکتے	چلتے تھے پنڈلیوں پہ وہ کیونکہ بے قدم تھے
حَتّٰی تَشْبِیْہَا آثَارُ سَجْدَتِہَا	فَظَہَرَ الْعَوْسَمَۃُ الْآثَرُ فِی اللَّقَمِ
سجدے کی وہ نشانی چل کر مٹا رہے ہیں	ہر محو کی نشانی ظاہر ہے وسط رہ میں
كَأَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِمَا كَتَبَتْ	فُرُوعُهَا مِنْ بَدِيعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ
کھینچی تھی سطر گویا اُن خوشنما خطوں سے	خاطر لکھا تھا خوشنما شاخوں نے اُن کی لئے
مِثْلَ الْغَمَامَةِ أَنَّىٰ سَارَ سَائِرَةً	تَقِيهِ حَرَّ وَطِيسٍ لِلْهَجِيرِ حَمِي
جس طرح ایک بادل چلتا تھا ساتھ اُن کے	گرمی سے دوپہر کی حضرت کو تھا بچاتا
أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ	مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَبْرُورَةَ الْقَسَمِ
سلہ ماہ منقسم کی مجھکو قسم کہ اُن کے	دل کو ہے اُس سے نسبت سچی میری قسم ہے

سلہ ایک مرتبہ ایک عرب نے خدمت نبوی میں حاضر ہوکر عرض کی کہ اپنی نبوت نشانی کے طور پر آپ فلاں درخت کو اپنے پاس بلائیں اور ایک درخت کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت نے اُس درخت کی طرف دیکھا۔ وہ روتا ہوا خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ سجدہ بجالا کر گویا ہوا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ"۔ عرب نے عرض کی اُسے حکم دیجئے۔ حضرت نے اشارہ فرمایا اور درخت واپس ہو گیا۔ یہ معجزہ دیکھکر عرب مشرف باسلام ہوا۔ اور حضرت کو سجدہ کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر انسان کو انسان سجدہ کر سکتا تو میں بیوی کو اپنے شوہر کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا ۱۲

سلہ پہلے مصرعہ میں معجزہ شق القمر کی طرف اشارہ ہے۔ مروی ہے کہ ایک مرتبہ کفار نے حضرت سے بطور اعجاز پیغمبری چاند کو دو ٹکڑے کرنے کیلئے عرض کیا۔ حضرت نے چاند کی طرف دیکھکر اشارہ فرمایا۔ چاند فوراً دو ٹکڑے ہو گیا۔ اس پر کفار کہنے لگے کہ یا تو یہ جادو ہے یا نظر بندی۔ مگر اور ملکوں کے لوگ چاند کو دو ٹکڑوں میں منقسم دیکھنے کی تصدیق کی۔ دوسرے مصرعہ میں حدیث دل کی طرف اشارہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب میں بچہ تھا اور قبیلہ سعد بن بکر میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ کھیل رہا تھا میں نے دو سفید پوش آدمیوں کو دیکھا کہ ایک برف سے بھرا ہوا سونے کا طشت لئے ہوئے میری طرف چلے آ رہے ہیں۔ قریب آ کر انہوں نے مجھے پکڑا۔ میرا سینہ اور پھر میرا دل چاک کیا اور ایک سیاہ لہو کا ٹکڑا دل میں سے نکالکر پھینکا۔ پھر برف سے میرے دل اور سینے کو خوب دھویا۔ ایک نے کسی خاص چیز سے میرے دل پر مہر لگائی جس سے میرا دل علم و حکمت سے معمور ہو گیا۔ پھر اسے اپنی جگہ رکھکر دوسرے نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا جس سے وہ بدستور جڑ گیا۔ اور زخم کا کوئی اثر باقی نہ رہا ۱۲

وما حوى الغار من خير ومن كرم	وكل طرف من الكفار عنه عمي
کیا بھلی و کرم کو تھا غار نے چھپایا	آنکھ ہر ایک کافر کی ہو گیا اندھیا
فالصدق في الغار والصديق لم يرما	وهم يقولون ما بالغار من أرم
صدق و صدیق دونوں تھے گو نہ باہر	کفار یہ سمجھے کوئی نہیں ہے اندر
ظنوا الحمام وظنوا العنكبوت على	خير البرية لم تنسج ولم تحم
سمجھے دونوں کبوتر کو مکڑی نے خیر ما	خیر البریٰ پہ نہ دیا اور نہ مکڑی نے جالا تنا
وقاية الله أغنت عن مضاعفة	من الدروع وعن عال من الأطم
حفظ خدا کے باعث ان کو نہ تھی ضرورت	زرہ چند بہتر و برجوں کی اور قلعوں کی حاجت
ما سامني الدهر ضيما واستجرت به	إلا ونلت جوارا منه لم يضم
کی بات جب زمانہ نے ستم تو ان کا	جب لے لیا سہارا انہی کا تو ستم سے چھوٹا
ولا التمست غنى الدارين من يده	إلا استلمت الندى من خير مستلم
انعام سے ان کے مالدارین کی جو دولت	پائی سب سے بہتر ہی ہاتھ سے مجھکو دونوں دنیا کی ملت
دعني ووصفي آيات له ظهرت	ظهور نار القرى ليلا على علم
لکھنے دے مجھے کچھ ظاہر ہوئے جو ان سے	شکوہ پیدا ہے جوں دعوت کی آگ سے جیسے
فالدر يزداد حسنا وهو منتظم	وليس ينقص قدرا غير منتظم
موتی کا حسن کیونکہ بڑھتا ہے گوندھنے سے	ہے قدر میں نہیں کم گر ہو بغیر گوندھے

لہ حضرت نے مع اپنی حضرت ابوبکر رضی جب مکے سے ہجرت فرمائی تو راہ میں دشمنوں کے تعاقب سے بچنے کے لئے غار ثور میں پناہ گزیں ہوئے۔ دشمن غار کے قریب ہو کر گذرے مگر خدا نے انہیں اندھا کر دیا یہاں تک کہ انہیں غار میں کسی کے ہونے کا گمان تک نہ ہوا ۱۲

فَمَا تَطَاوَلَ آمَالُ الْمَدِيحِ إِلَى	مَا فِيهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ
کر سکی ہے مدحت جرأت کبھی بھی اتنی	حضرت کی خوبیاں ہوں قدر اُس کا یا بزرگی
آيَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ	قَدِيمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ بِالْقِدَمِ
اللہ کی طرف سے آیات وہ نئی ہیں	اور ہیں پرانی صفت موصوف بالقدم ہیں
دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ	مِنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ
باقی ہیں یہ لہٰذا ہر معجزہ پہ افضل	نبیوں کے معجزوں سے جب ہو گئے وہ زائل
مَا حُورِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ	أَعْدَى الْأَعَادِي إِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ
سب سے بڑا عدو بھی جب آکے اُس سے جھگڑا	اُن کی مخالفت سے مغلوب ہو کے لوٹا
لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَهْيَ تُخْبِرُنَا	عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ ۱ وَعَنْ إِرَمِ
مخصوص ہیں نہ ہرگز وہ اک زماں سے تاہم	عاد و ارم قیامت بتلاتی ہیں وہ ہم کو
رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوَى مُعَارِضِهَا	رَدَّ الْغَيُورِ يَدَ الْجَانِي عَنِ الْحُرَمِ
تھی اُن کی یہ بلاغت دعوے عدو کا توڑا	غیوری سے دستِ ظالم جیسے حرم سے موڑا

ملہ قبیلۂ عاد۔ عاد کی اولاد تھے جو ارم۔ حضرت نوح کے پوتے کے پوتے تھے۔ یہ قبیلہ احقاف اور حضرموت کے ریتیلے میدانوں میں آباد تھا۔ ان کے بادشاہ شداد نے بہشت کے نمونے کا ایک نہایت خوبصورت باغ اور محل بنانے کا حکم دیا اور اس مصنوعی جنت کا نام ارم تجویز کیا۔ شداد کو خدا ہونے کا دعوے تھا۔ جب باغ بنکر طیار ہوا تو شداد اپنی خدائی کی کمی پوری کرنے کے زعم میں بڑے شد و مد سے اپنی طیار کردہ جنت کی طرف چلا۔ دروازے پر پہنچکر ایک ہی قدم اندر رکھنے پایا تھا کہ طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ قبیلۂ عاد چونکہ خدا پرستی ترک کر بیٹھے تھے اور حضرت ہود کی نصیحتیں اُن کے لئے بالکل بیکار ثابت ہو رہی تھیں۔ لہٰذا اُن پر بھی قہر الٰہی نازل ہوا اور عذاب بادِ صرصر سے تمام قبیلہ ہلاک ہوا ۱۲

لها معانٍ كموج البحر في مددٍ — وفوق جوهره في الحسن والقيم

[illegible] جیسے [illegible] ان کے معنی — [illegible] ان کی [illegible]

فما تعد ولا تحصى عجائبها — ولا تسام على الإكثار بالسأم

[illegible] — اور [illegible]

محكمات فما يبقين من شبهٍ — لذي شقاق وما يبغين من حكم

[illegible] — دشمن کے [illegible] اور [illegible] کریں [illegible]

قرت بها عين قاريها فقلت له — لقد ظفرت بحبل الله فاعتصم

[illegible] — [illegible] کی رسی [illegible]

إن تتلها خيفة من حر نار لظى — أطفأت حر لظى من وردها الشبم

[illegible] تو اس کو آگ [illegible] گا — آب خنک سے اس کے ٹھنڈا [illegible] کریگا

كأنها الحوض تبيض الوجوه به — من العصاة وقد جاؤوه كالحمم

[illegible] — ان عاصیوں کے [illegible]

وكالصراط وكالميزان معدلة — فالقسط من غيرها في الناس لم يقم

[illegible] میزان اور [illegible] ہیں — ان کے بغیر [illegible] انصاف [illegible]

لا تعجبن لحسود راح ينكرها — تجاهلا وهو عين الحاذق الفهم

[illegible] — جاہل [illegible] ذو عقل [illegible]

سلہ [illegible] ۱۲

سلہ میزان سے وہ ترازو مقصود ہے جس میں روز قیامت انسان کے اعمال تولے جائینگے پل صراط وہ پل ہے جو جہنم کے اوپر سے گذر کر جنت تک پہنچتا ہے۔ پل تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک ہے۔

قد تنكر العين ضوء الشمس من رمد
بیمار آنکھ سورج کی روشنی نہ دیکھے
وينكر الفم طعم الماء من سقم
پانی کا ذائقہ کب بیمار منہ کو آئے

يا خير من يمم العافون ساحته
اے بہتر ان سب سے جن پاس امید والے
سعيا وفوق متون الأينق الرسم
پہنچے تیز اونٹوں کی یا آئیں پاؤں چل کے

ومن هو الآية الكبرى لمعتبر[1]
ہر معتبر کی خاطر سب سے بڑی علامت
ومن هو النعمة العظمى لمغتنم
اور مغتنم کے خاطر سب سے بڑی ہیں نعمت

سريت من حرم ليلا إلى حرم[2]
آئے تھے آپ شب میں سوئے حرم حرم سے
كما سرى البدر في داج من الظلم
تاریکیوں میں شب کی چلتا ہے چاند جیسے

وبت ترقى إلى أن نلت منزلة[3]
چڑھتے رہے یہاں تک تھی دو کماں کی دوری
من قاب قوسين لم تدرك ولم ترم
پایا مقام ایسا پہنچا جہاں نہ کوئی

وقدمتك جميع الأنبياء بها
آگے کیا تھا تم کو نبیوں نے اور رسل نے
والرسل تقديم مخدوم على خدم
جیسے آقا خادم کے ہو جاتے آگے

وأنت تخترق السبع الطباق بهم
سات آسماں سے گذرے ساتھ ان کو اپنے لیکے
في موكب كنت فيه صاحب العلم
ایسے جلوس میں کہ سردار تم تھے

[1] معتبر یعنی عبرت لینے والا اور مغتنم یعنی غنیمت لینے والا ۱۲

[2] رجب کی ستائیسویں شب ہجرت کے پانچ سال قبل اور بعض روایت کے مطابق ایک سال قبل حضرت رسول کریم بیت اللہ الحرام سے پشت براق پر آن میں بیت المقدس تشریف لیگئے جو مکے سے چالیس منزل ہے۔ وہاں تمام انبیائے سلف حاضر تھے آپ نے مقدم ہوکر دو رکعت نماز پڑھائی ۱۲

[3] بیت المقدس سے حضرت ساتوں آسمان پر چڑھے اور ساتوں آسمان سے گذرتے ہوئے عرش کرسی اور سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آگے بڑھ گئے اور حق عز اسمہ سے اتنا قرب تھا کہ حبیب و محبوب کے درمیان صرف دو کمان کا فاصلہ رہ گیا ۱۲

حَتّٰى إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٍ	مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَلِمِ
[illegible]	[illegible]
خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ	نُودِيتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ
[illegible]	[illegible]
كَيْمَا تَفُوزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ	عَنِ الْعُيُونِ وَسِرٍّ أَيِّ مُكْتَتِمِ
[illegible]	[illegible]
فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ	وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ
[illegible]	[illegible]
وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ رُتَبٍ	وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِعَمِ
رتبے جو پائے تم نے [illegible] اُن کا	دی نعمتیں خدا نے تم کو بہت زیادہ
بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا	مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ
مژدہ اے اہل ایماں۔ حق کی عنایتوں کا	ایسا کہ جو نہ ٹوٹے [illegible] ہم نے پایا
لَمَّا دَعَا اللّٰهُ دَاعِينَا لِطَاعَتِهِ	بِأَكْرَمِ الرُّسْلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ
حضرت کو جب خدا نے طاعت کے خاطر اُن کی	خیر الرسل کا پاکر خیر الامم ہوئے ہم بھی

۱ے معراج مقصود تک پہنچنے کے بعد حق تعالیٰ نے حضرت سے گفتگو کی۔ فرمایا "محمد تو کیا چاہتا ہے" حضرت نے عرض کی "بار الہا تو نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا۔ موسیٰ کو کلام خدا کے شرف سے ممتاز کیا۔ داؤد اور سلیمان کو شاہی عطا کی۔ اور عیسیٰ کو مسیحائی عنایت کی"۔ بارگاہ احدیت سے ارشاد ہوا "ہم نے تمہیں اپنا حبیب بنایا" الخ۔ شاعر نے اس بیت میں اصطلاحات نحویہ "خفض۔ اضافت۔ رفع۔ اور منادی مفرد علم" کو نہایت خوبی کے ساتھ نباہا ہے۔ قواعد نحویہ کے مطابق اضافت کے لئے خفض (زیر) اور منادی مفرد علم کے لئے اعراب رفع (پیش) مخصوص ہیں ۱۲

راعت قلوب العدا انباء بعثته	كنبأة اجفلت غفلا من الغنم
اخبار بعثت سے کر دل دشمنوں کے کانپے	لا پروا جیسے بھیڑیں چونکیں پکار سن کے
ما زال يلقاهم في كل معترك	حتى حكوا بالقنا لحما على وضم
رکھتے تھے جنگ جاری یوں دشمنوں سے حضرت	لٹکے یہ گوشت جیسی اُن کی ہوئی تھی حالت
ودوا الفرار فكادوا يغبطون به	اشلاء شالت مع العقبان والرخم
مرغوب بھاگنا تھا اتنا کہ چاہتے تھے	مُردوں کی جا کہ جن کو لے چیل اور عقاب اُڑتے
تمضي الليالي ولا يدرون عدتها	ما لم تكن من ليالي الاشهر الحرم
راتیں گذرتیں لیکن وہ جانتے نہ گنتی	جبتک حرم مہینوں کی راتیں وہ نہ ہوتی
كأنما الدين ضيف حل ساحتهم	بكل قرم الى لحم العدا قرم
اُترا تھا اُن کے گھر میں دیں جیسے کوئی مہمان	ساتھ اپنے لے بہادر لحم عدیٰ کے حوالے
يجر بحر خميس فوق سابحة	يرمي بموج من الابطال ملتطم
لیتے تھے ساتھ دریا گھوڑوں پہ لشکروں کا	کرتے بہادروں کی موج گراں سے حملا
من كل منتدب لله محتسب	يسطو بمستأصل للكفر مصطلم
للہ لڑتے تھے جو طالب ثواب کے تھے	برباد کفر کر دیں لڑتے تھے عزم کر کے
حتى غدت ملة الاسلام وهي بهم	من بعد غربتها موصولة الرحم
غربت کے بعد مضبوط اسلام کا ہوا تھا	اُن کی مدد سے آخر دنیا سے خوب رشتا
مكفولة ابدا منهم بخير اب	وخير بعل فلم تيتم ولم تئم
تھی بہترین شوہر اور باپ کی کفالت	بیوہ ہوئی نہ اُس پر آئی یتیمی حالت

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ	مَاذَا رَأَى مِنْهُمْ فِي كُلِّ مُصْطَدَمِ
وہ پہاڑ ہیں پوچھ اُن سے تو [illegible] اُن کی	جو دیکھا ہوا اُن سے ہر جنگ اُن کی میں
وَسَلْ حُنَيْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ أُحُدًا	فُصُولَ حَتْفٍ لَهُمْ أَدْهَى مِنَ الْوَخَمِ
[illegible] کے پوچھ وقتوں کو اور [illegible] کے	کہ جو زیادہ وبا سے [illegible] اُن کے لئے ہلاکت
الْمُصْدِرِي الْبِيضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ	مِنَ الْعِدَا كُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ
لائے تھے جیسی تلوار سے [illegible] سرخ کر کے	دشمن کے کالے سر سے [illegible] آ کے
وَالْكَاتِبِينَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ	أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ
تھے خط کے گندمی [illegible] سے لکھنے والے	چھوڑا نہ حرف جسم کا کوئی بغیر نقطے
شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ	وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ
آہن میں غرق اُن کو سیما سے اُن کی جانئے	سیما سے جیسے جانئے تو گل کو جھاڑ بوٹے

[1] جنگ بدر ہجرت کے دو سال بعد زمین بدر پر ہوئی جو مکے اور مدینے کے درمیان ایک پانی والا مقام ہے۔ ابوسفیان ۳۰ – ۴۰ آدمیوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے مکے کو واپس آرہا تھا۔ راہ میں حضرت کے حملے کے خوف سے اُس نے مکے سے مدد مانگی۔ وہاں سے ابوجہل کی ماتحتی میں ایک ہزار جوان روانہ ہوگئے۔ مقام بدر پر مقابلہ ہوا سخت لڑائی کے بعد مسلمان فتحمند ہوئے۔

[2] حنین ہجرت سے آٹھ سال بعد مکے سے دس میل کے فاصلے پر حنین نامی وادی میں ہوئی۔ حریف مخالف قبیلۂ ہوازن تھا۔ مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ مخالفین کے حملہ آور ہونے سے پہلے تو مسلمان بیدل ہوگئے۔ مگر آنحضرت کے استقلال سے میدان مسلمانوں کے ہی ہاتھ رہا۔

[3] احد مدینے سے چار میل جانب شمال ایک پہاڑ ہے ہجرت سے تیسرے سال اس مقام پر کفار سے جنگ ہوئی اُن کی تعداد تین ہزار تھی اور مسلمان صرف ایک ہزار تھے۔ گو کہ مسلمانوں کے پاس پورے ہتھیار بھی نہ تھے اور مگر نصرت الٰہی سے فتح انہیں کی ہوئی ۱۲

تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ
فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِي

تجھ تک ریاح نصرت لائیں گی اُن کی خوشبو
سمجھے گا پھول کلیوں میں تو بہادروں کو

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًى
مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

اُن کی مثال یہ ہے عزموں کی پختگی میں
جھاڑی ہوں جیسے پشت فرس پہ وہ ہیں

طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدَى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

سطوت سے اُن کی اُڑتے دل دشمنوں کے اُن کے
بھیڑ اور بہادروں کی جاتی تمیز اُن سے

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللهِ نُصْرَتُهُ
إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِي آجَامِهَا تَجِمِ

پیغمبر خدا ہوں جسکی مدد پہ ہر دم
بیشہ میں لیے اُس سے ملے ہو شیر کو غم

وَلَنْ تَرَى مِنْ وَلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ
بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

ہے فتح دوستوں کو اُن کی مدد سے ملتی
پشت عدو ہمیشہ اللہ نے ہے توڑی

أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حِرْزِ مِلَّتِهِ
كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجَمِ

ملت کے اپنی گڑھ میں اُمت کو اپنی رکھا
بیشہ میں شیر جوں ہو بچوں کے ساتھ رہتا

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدِلٍ
فِيهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

اُن کے مخالفوں کو قرآں نے چپ کیا ہے
ہارا جھگڑنے والا ایسی دلیل سن کے

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

اُمی تھے اور عالم ہے معجزہ یہ کافی
کامل ادب میں جبکہ بچپن سے تھی یتیمی

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ
ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

اُس عمر کے گزرے میں مدح کرکے اُن کی
طالب ہوں عفو کا جو شعر و خدم میں گزری

اذ قلدني ما تخشى عواقبه … كأنني بهما هدي من النعم

ڈالا کہ میرے ذمہ فسق کا ایسی … قربانی کا اونٹ ہوں میں گویا کہ قلادہ ڈالی

أطعت غي الصبا في الحالتين وما … حصلت إلا على الآثام والندم

میں دونوں حالتوں میں کجی کی پیروی نے لو … حاصل ہوئی ندامت مجھے ہیں وہ گناہ بھی

فيا خسارة نفس في تجارتها … لم تشتر الدين بالدنيا ولم تسم

نقصان نفس ہے اس بیوپار میں اے ہا … دنیا کے بدلے دین کو خریدا نہ نرخ کیا

ومن يبع آجلا منه بعاجله … يبن له الغبن في بيع وفي سلم

عقبیٰ کو اپنے بیچ دیا کے جو عوض میں … نقصان ہوا اسکا ظاہر سودے میں بیچنے میں

إن آت ذنبا فما عهدي بمنتقض … من النبي ولا حبلي بمنصرم

میں نے گر کیے ہیں گناہ وعدہ نہ ٹوٹ سکیگا … حضرت کا اور ڈوری ان سے اپنے کا میرا رشتہ

فإن لي ذمة منه بتسميتي … محمدا وهو أوفى الخلق بالذمم

میرا باپ ذمہ حضرت نے نام دیکے … مجھکو محمد اور ہیں وعدے کے آپ سچے

إن لم يكن في معادي آخذا بيدي … فضلا وإلا فقل يا زلة القدم

تھامیں گے گر حضرت فضل اور لطف کرکے … محشر میں ہاتھ میرا تو اپنے پیر پھسلے

حاشاه أن يحرم الراجي مكارمه … أو يرجع الجار منه غير محترم

محروم ہو جائے طالب ممکن نہیں ہے ان سے … دیں اسکو پناہ عزت جو ان کا آکے ملے

ومنذ ألزمت أفكاري مدائحه … وجدته لخلاصي خير ملتزم

مشغول ہے جبکی ذہن کی ان کی مدح جبسے … اک بہترین وسیلہ پایا نجات کا ہے

ولن یفوت الغنی منه یدا تربت — إن الحیا ینبت الأزهار فی الأکم

پاؤں گا ان کی بخشش نیکی سے گو ہوں خالی — پھولوں کو ہے اگاتی بارش چٹان پر بھی

ولم أرد زهرة الدنیا التی اقتطفت — یدا زهیر بما أثنی علی هرم

دنیا کی دولتوں کی مجھکو نہیں ضرورت — دولت زہیر نے لی جو لکھ ہرم کی مدحت

یا أکرم الخلق ما لی من ألوذ به — سواک عند حلول الحادث العمم

اے اکرم زمانہ ہرگز نہیں سہارا — تیرے سوا کوئی بھی دکھ جب ہو مجھ پہ آیا

ولن یضیق رسول الله جاهک بی — إذا الکریم تجلی باسم منتقم

میری نجات حضرت مشکل نہیں ہے تم سے — اللہ جب تجلی خود بن سکے منتقم دسے

فإن من جودک الدنیا وضرتها — ومن علومک علم اللوح والقلم

بس آپ کی سخا سے دنیا ہے اور عقبیٰ — علموں سے آپ کے علم ہے لوح اور قلم کا

یا نفس لا تقنطی من زلة عظمت — إن الکبائر فی الغفران کاللمم

مت ناامید ہو جاں گرچہ خطا بڑی ہے — بخشنے تو ہیں کبائر چھوٹے گناہ جیسے

لعل رحمة ربی حین یقسمها — تأتی علی حسب العصیان فی القسم

شاید خدا کی رحمت بانٹیگا جب وہ اسکو — تیرے گناہ جتنی ملجائے گی وہ تجھکو

یا رب واجعل رجائی غیر منعکس — لدیک واجعل حسابی غیر منخرم

یارب نہ ہوں امیدیں تجھ پاس میری الٹی — میرا حساب کردے یارب خطا سے خالی

والطف بعبدک فی الدارین إن له — صبرا متی تدعه الأهوال ینهزم

کر لطف دو جہاں میں بندے پہ اپنے مولا — در پیش جب ہوں خطرے جاتا ہے صبر جسکا

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلَاةٍ مِنْكَ دَائِمَةٍ	عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَمُنْسَجِمِ
صلوٰۃ کے تو ابر! دل کو حکم کردے	کثرت سے وہ نبی پر جو ابر باراں برسے
وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ	أَهْلِ التُّقَى وَالنَّقَى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ
آل اور ان کے اصحاب اور تابعین کے	تقویٰ کے علم کے ہیں جو اہل اور کرم کے
مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبًا	وَأَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ
جب تک سرو کی شاخیں بادِ صبا ہلائے	اونٹوں کو اونٹوں کا حادی نغمہ کر طرب میں لائے

الحمد للہ کہ مخدوم و ممدوح کی برکت سے اس ترجمے سے دسمبر ۶۲۵ کی تیئیسویں شب کو گیارہ بجے فراغت ہوئی

از طفیل حضرت خیر الانام
ترجمہ یا رب ہو یہ مقبول عام۔

الشمسی المؤیدی

